

## یہ ذلیل ارو بیضہ حکمران، سیاست دان اور رہنمایاں

### عزم، شجاعت اور مردانگی سے عاری ہیں

31 جنوری 2024 کو جزل سید عاصم منیر، نشان امتیاز ملٹری، چیف آف آرمی اسٹاف نے جی ایچ کیو میں منعقدہ 262 ویں کور کمانڈر ز کا نفر نس کی صدارت کی، جیسا کہ فوج کے میڈیا ونگ نے اپنی پریس ریلیز نمبر-PR-262/ISPR-26/2024 میں رپورٹ کیا۔ پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ، "فورم نے فلسطین اور غزہ کے لوگوں کی واضح حمایت کا اعادہ کیا، جبکہ اس تنازعے کے انتہائی منفی اثرات اور خطے میں پھیلنے کے امکانات کو نوٹ کیا۔ اجلاس میں فلسطین میں مستقل جنگ بندی اور پائیدار حل کی فوری ضرورت کو متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کے حق خود ادیت کے لیے پاکستان کی حمایت کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ پاکستان اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق انصاف کی فراہمی تک کشمیری بھائیوں اور بہنوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔" تاہم اس تناظر میں، اجلاس کے مطالبات کے بر عکس، پاکستان کے مسلمان غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے پر مسلط کردہ "اسرائیلی" بمباری اور محاصرے کو مسترد کرتے ہوئے پاکستانی فوج سے غزہ کی حمایت میں متحرک ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

یہ اجلاس دنیا کے سب سے گنجان آباد نقطے، غزہ کی پٹی پر یہودیوں کی مسلسل بمباری کے چار ماہ کے بعد منعقد کیا گیا، جبکہ اس دوران یہود غزہ پر مختلف امریکی ہتھیاروں اور گولہ بارود کی بارش کر رہے تھے، اور اس کیلئے میزاں کیا گیا، جبکہ اس دوران یہود غزہ پر مختلف امریکی ہتھیاروں اور گولہ بارود کی بارش کر رہے تھے، اور اس کیلئے میزاں

لاپچر، طیاروں اور جنگی چہازوں کو متحرک کیا گیا ہے۔ اس جنگ میں دسیوں ہزار شہید جبکہ زخمیوں کی تعداد اس سے کئی گناز امداد ہے۔ اس بمباری نے غزہ کی تقریباً تمام آبادی کو کھلے آسمان نکلے بے گھر کر دیا ہے۔ یہودی زمین پر پھیل گئے ہیں اور آسمان کو جنگی طیاروں سے بھر دیا ہے۔ یہ اجلاس تب منعقد کیا گیا جب سو گواران کی دل گرفتہ آوازیں افواج اور مسلم قیادتوں کو پکارتے پکارتے تھم گئی ہیں۔ اس سب کے بعد بھی دنیا کی چھٹی طاقتور فوج کی قیادت اپنے ذلت آمیز موقف پر ڈھنائی سے مصروف ہے۔ وہ نہ تو فتح یا ب ہو رہے ہیں، نہ ہی فتح کے خواہاں اور آرزو مند ہیں۔ بلکہ وہ قاتلا "دور یا سی حل" نامی امریکی سازش کو بار بار فروغ دے کر اپنی لاپرواہی اور صہیونی دشمن اور اس کے حمایتوں کے ساتھ اپنی صفت بندی پر زور دے رہے ہیں۔ یہ قیادت حقیقی معنوں میں اسلام کے کسی اصول، کسی بھی قسم کی غیرت یا اسلامی عزم سے یکسر غالی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا، «مَا مِنْ أَمْرٍ إِيَّاهُ يَخْذُلُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْتَهَكٌ فِيهِ مِنْتَهَكُ فِيهِ مِنْتَهَكُ اللَّهُ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْتَهَكٌ يِ  
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْهُ وَنُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ زَمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ» "کوئی بھی مسلمان، جو کسی مسلمان کو ایسی صورت حال میں بے یار و مددگار چھوڑے گا، جس میں اس کی عزت پاپاں ہو رہی ہو، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس مسلمان کو اس حالت میں بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جب وہ اللہ کی مدد کا محتاج ہو گا۔ اور جو بھی مسلمان کسی ایسی حالت میں کسی مسلمان کی مدد کے لیے آئے گا جس میں اس کی عزت پاپاں ہو رہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد ایسے حالات میں کرے گا جب وہ اس کی مدد کا محتاج ہو گا۔" [اطبرانی]

ان فوجی کمانڈروں اور سیاست دانوں میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ انسانیت کے لیے اٹھائی گئی اس بہترین امت کی نمائندگی کر سکیں۔ یہ اس قابلیت سے ہی عاری ہیں کہ وہ شیطانی یہودی وجود کا مقابلہ کریں، جس نے 17 اکتوبر کو کسی بھی شک و شبے سے بالاتر ہو کر اپنی کمزوری کو ثابت کیا، اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ صرف کاغذی شیر ہے۔

درحقیقت یہ فوجی کمانڈر ذلیل اروپینہ حکمران ہیں، جو یہ سمجھنے سے عاجز ہیں کہ امت کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ یہودیوں کو مغلوب کر سکے، اور ان کو بھی جنہوں نے ان کے قبضے میں ان کا ساتھ دیا۔ ان کمانڈر ز کو استعماری آقاوں کے پیش کردہ "حل" سے آگے کچھ نظر نہیں آتا، خواہ اس مسئلے کا اصل "حل" افک پر چمک کیوں نہ رہا ہو۔ یہ صورت حال اس کے باوجود ہے کہ ہر باشور شخص پر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ استعمار خود ہمارا حقیقی دشمن ہے۔ یہ بات پورے یقین کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ امریکہ، معین الاقوامی اداروں کے، اقوام متحدة، اس کی سلامتی کو نسل، اور معین الاقوامی عدالت انصاف، حس کی صدارت ایک امریکی جنگ، جون ایڈونوف (Joan E. Donoghue) کر رہے ہیں، وہ تمام ادارے ہیں جو کفر اور اس کے لوگوں، بیشوں یہودیوں کے حق میں متعصب ہیں۔ انہوں نے اپنے قیام کے بعد سے اب تک کسی اسلامی کاز کی حمایت نہیں کی۔ تاہم یہ حکمران ان سے اپنیں جاری رکھنے پر اصرار کرتے ہیں، اس امید کے باعث نہیں کہ یہ ادارے اسلامی مقاصد میں ہماری فتح کا باعث بنیں گے، بلکہ عوام کو گمراہ کرنے اور اپنی ذمہ داری سے خود کو بری الذمہ قرار دینے کیلئے۔ نیز یہ فوجی کمانڈر اپنے آپ کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ وہ صحیح معنوں میں ایسی فوج کی قیادت کریں جو اسلام اور مسلمانوں کے مقدسات کی حفاظت میں کامیاب ہو سکے۔ یہ کمانڈر اپنی اسنالی کو اسلئے جانتے ہیں، کیونکہ اسلام کے مقدسات کی حفاظت کیلئے انہیں مقرر ہی نہیں کیا گیا۔ یہ مغرب کے ایجنت ہیں، جو مغربی آقاوں کے احکامات، منصوبوں اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ ان کے پاس ایسے معاملات کے بارے میں کوئی اختیار یا فیصلہ سازی کی صلاحیت ہی نہیں جو مغربی ڈکٹیشن سے انحراف پر مبنی ہوں۔ یہ کبھی بھی امت اسلامیہ کو فائدہ یا نجات نہیں دل سکتے۔

اے افواج پاکستان میں موجود غلص افسران اور سپاہیوں! کیا تمہارے سینوں میں دل نہیں دھڑکتے کہ جن سے تم سمجھ سکو، کیا تمہارے پاس آنکھیں نہیں کہ جن سے تم دیکھ سکو اور کیا تمہارے پاس کان نہیں کہ جن سے تم سن

سکو؟ کیا آپ کو غزہ میں مسلمانوں کے بہتے خون کی ندیاں نظر نہیں آتیں؟ کیا آپ کو دیہاتوں، شہروں اور گلیوں کو چوں میں برپا ہوتی خونریزی نظر نہیں آتی؟ کیا آپ کو مسماں ہوتے گھر، بمباری زدہ ہسپتال اور روکی گئی ایجو لینسیں نظر نہیں آتیں جنہیں زخمیوں کو لے جانے سے روک دیا جاتا ہے حتیٰ کہ ان ایجو لینسیوں کو تب تک قریب نہیں جانے دیا جاتا جب تک کہ زخمی مر نہیں جاتے؟ کیا آپ کو نظر نہیں آتا کہ اس شیطان نمایہ ہو دی وجود کی برابریت نے انسان تو انسان بلکہ پتھروں اور درختوں تک پر بھی ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے ہیں؟ یہودیوں کا ظلم و جبر غزہ اور مغربی کنارے سے آگے تک پھیل چکا ہے اور یہاں تک کہ 1948ء کے قبضہ شدہ فلسطین تک بھی، تو آپ آخر کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟ بلاشبہ، جو کچھ ہو رہا ہے، اور جو حالات چل رہے ہیں، وہ آپ دیکھ اور سن رہے ہیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا عقلمند آدمی نہیں ہے جو مسلمان سپاہیوں کی رہنمائی کرے، اسلام اور مسلمانوں کی حمایت کرے، فلسطین پر قابض یہودیوں کے قبضے کا خاتمہ کر کے پورے فلسطین کو دارالاسلام کی شکل میں واپس لوٹائے؟ اگر ظالم حکمران اس کا راستہ روکیں تو وہ انہیں پیچھے بھاگا دے۔ جو کوئی بھی اس امر کے لئے حکمرانوں کے حکم کے انتظار میں بیٹھا ہے اس کی مثال بالکل اس شخص جیسی ہے جو اپنے ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے اور اسے اپنے منہ تک پہنچنے کے لئے کہتا ہے لیکن ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بڑھ کر مزید یہ کہ اس شخص کی مثال اس جیسی ہے جو اونٹ کے سوئی کے ناکے میں سے گزر جانے کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ یہ حکمران تو کافر استعماری ممالک کے احکامات پر عمل بیڑاں جنہوں نے یہودی ریاست کو قائم کیا اور فلسطین کی باہر کت سر زمین اس کے حوالے کر دی۔ ان سے نہ تو بھلائی کی کوئی امید کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان سے جہاد کی کوئی امید کی جا سکتی ہے۔

آپ کو لازماً نبوت کے طریقے پر خلافت قائم کرنے کے لیے حزب التحریر کو نصرت دینی چاہیے۔ آپ کو خلیفہ کی بیعت کرنی چاہیے جو یہودیوں اور ان کے اتحادیوں پر فتح حاصل کرنے کے لیے آپ کی رہنمائی کرے گا، تاکہ آپ دونیکوں میں سے ایک 'فتح یا شہادت' کے حقدار ٹھہریں۔ کیا آپ میں کوئی ایک بھی صالح جو اندر نہیں جو پاکستانی

افواج کی قیادت کرے، تاکہ باقی افواج اللہ کی طرف سے فتح پر تسبیح کرتی ہوئی اس کی پیروی کریں، اور امت اللہ کی جانب سے عنایت فتح پر اللہ کی تسبیح پڑھتے ہوئے ان کی اطاعت کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ ”بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور جو لوگ ایمان لائے، ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی روزِ قیامت کو)“ (الغافر: 40:51)۔ بس بہت ہو گیا، اے افواج! نہ تو معانی طلب کرنے والے کے لئے کوئی عذر بچا ہے اور نہ ہی احتجاج کرنے والے کے لئے۔ آپ کے لئے صرف یہ کافی نہیں کہ عمل کچھ بھی نہ کریں اور بس غصے سے اپنے دشمن پر دانت پیتے رہیں۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ، العلیم الجبیر نے فرمایا: ﴿فَاتَّلُو هُمْ يُعَذَّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيهِنَّمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرُهُمْ عَلَيْهِمْ وَيَسْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ﴾ ”ان سے لڑو، اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور انہیں رسول اکرے گا، اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومنین کے سینوں کو شفائی شے گا“ (الاتوبہ: 14:9)۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس